Dareecha-e-Tahqeeq
دریچۂ تحقیق
ISSN PRINT 2958-0005 ISSN Online 2790-9972
VOL 6, Issue 2
www.dareechaetahqeeq.com dareecha.tahqeeq@gmail.com

**آنسہ اقبال**
ریسرچ اسکالر مسلم یوتھ یونیورسٹی، اسلام آباد

# اردو زبان پر ٹیکنالوجی کے اثرات: امکانات اور خدشات

**Ansa Iqbal**
Research Scholar, Muslim Youth University, Islamabad

## The Impact of Technology on the Urdu Language: Opportunities and Concerns

This research article examines the impact of technology on the Urdu language, highlighting both opportunities and concerns. With the rapid growth of digital platforms, Urdu has moved beyond traditional boundaries and entered the global arena. Technology has expanded the scope of Urdu in education, communication, literature, and research. Digital libraries, social media platforms, online classes, and mobile applications have enabled greater accessibility and fostered a sense of global community among Urdu speakers. These developments provide vast opportunities for the preservation and promotion of the language in the modern age.However, alongside these possibilities, several challenges and concerns have also emerged. The increasing dominance of English in technological domains poses a threat to the linguistic independence of Urdu. Informal and non-standard writing practices on digital platforms have led to distortions in spelling, grammar, and stylistic features of the language. Furthermore, the lack of sufficient software and applications designed specifically for Urdu creates limitations for its full integration into the digital world.The findings suggest that while technology has provided Urdu with new avenues of growth and recognition, it also demands conscious efforts to preserve its originality and literary value. Effective strategies are needed to balance technological advancement with linguistic integrity. If addressed carefully, technology can play a transformative role in ensuring that Urdu remains a vibrant, globally relevant language in the twenty-first century.
KeywordsUrdu Language, Technology, Digital Communication, Opportunities, Concerns, Globalization, Linguistic Change, Education, Social Media, Preservation

اردو زبان برصغیر کی ایک اہم تہذیبی اور ادبی زبان ہے جس نے اپنی ہمہ جہتی خصوصیات اور لطیف اسلوب کے ذریعے نہ صرف لاکھوں انسانوں کو اظہارِ خیال کا موقع فراہم کیا بلکہ ایک بھرپور ادبی ورثہ بھی تخلیق کیا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ہر زبان کی طرح اردو بھی تبدیلی کے عمل سے گزرتی رہی ہے۔ کبھی یہ تبدیلی تہذیبی میل جول کے نتیجے میں آئی، کبھی سیاسی حالات نے اس پر اثر ڈالا، اور کبھی سماجی ارتقاء نے اس کے ڈھانچے کو نئے رنگ عطا کیے۔ تاہم موجودہ دور میں سب سے بڑی اور تیز ترین تبدیلی جس نے اردو زبان کو براہِ راست متاثر کیا ہے، وہ ہے ٹیکنالوجی کا ظہور اور اس کا بے پناہ استعمال۔

ٹیکنالوجی نے زبان اور ابلاغ کے میدان میں انقلابی تبدیلیاں پیدا کی ہیں۔ کمپیوٹر، انٹرنیٹ، موبائل فون، سوشیل میڈیا پلیٹ فارمز اور ڈیجیٹل ٹولز نے انسانی رویوں کے ساتھ ساتھ لسانی رویوں کو بھی یکسر بدل دیا ہے۔ اردو زبان بھی اس تغیر سے باہر نہیں رہ سکی۔ آج اردو بولنے اور لکھنے والے افراد اپنی روزمرہ گفتگو، تعلیم، تحقیق اور ابلاغ کے لیے ڈیجیٹل ذرائع پر انحصار کر رہے ہیں۔ اس عمل نے جہاں امکانات کے نئے در کھولے ہیں، وہیں کئی خدشات بھی جنم دیے ہیں۔ یہی امکانات اور خدشات اردو زبان کے مستقبل کے تعین میں فیصلہ کن کردار ادا کر رہے ہیں۔

اردو زبان پر ٹیکنالوجی کے اثرات کو سمجھنے کے لیے سب سے پہلے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ زبان اور ٹیکنالوجی کا رشتہ کتنا گہرا ہے۔ زبان بنیادی طور پر ابلاغ کا ذریعہ ہے اور ٹیکنالوجی

نے ابلاغ کو نہایت آسان، تیز رفتار اور ہمہ گیر بنادیا ہے۔ پرانے ادوار میں اردو زبان کتابوں، خطوط، رسائل اور اخبارات کے ذریعے پھیلتی اور ترقی کرتی رہی۔ لیکن آج کل اردو محض طباعت تک محدود نہیں بلکہ ویب سائٹس، ای میل، ای۔ بکس، بلاگز، واٹس ایپ، فیس بک، ٹوئٹر اور یوٹیوب جیسے جدید ذرائع سے بھی اپنی موجودگی درج کرا رہی ہے۔ یہ وہ پہلو ہے جس نے اردو کو عالمی سطح پر نئی وسعتیں عطا کی ہیں۔

ہے۔ اردو ویب جرائد، آن لائن کلاسز، ڈیجیٹل لائبریریاں اور سافٹ ویئرز نے اردو کو ایک عالمی زبان بنانے میں کردار ادا کیا ہے۔ یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ ٹیکنالوجی نے اردو زبان کو نئے مواقع فراہم کیے ہیں جن کے بغیر اس کی ترقی مشکل تھی۔

لیکن ساتھ ہی ساتھ یہ خدشہ بھی بڑھ رہا ہے کہ ٹیکنالوجی اردو زبان کے اصل ڈھانچے کو متاثر کر رہی ہے۔ سب سے نمایاں مسئلہ لسانی بگاڑ ہے۔ سوشل میڈیا پر اردو کو رومن رسم الخط میں لکھنے کا رجحان عام ہو چکا ہے، جس نے اردو کے اصل رسم الخط کو پس منظر میں دھکیلنے کا خطرہ پیدا کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ انگریزی الفاظ کی آمیزش اور مخففات (abbreviations) نے بھی اردو کے خالص اسلوب کو متاثر کیا ہے۔ یہ خدشہ موجود ہے کہ اگر یہی رجحان برقرار رہا تو آنے والی نسلیں اردو کو محض ایک "مخلوط زبان" کی صورت میں جانیں گی، جو اپنی اصل شناخت کھو چکی ہوگی۔

اردو زبان پر ٹیکنالوجی کے اثرات کو ایک اور زاویے سے دیکھیں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ تعلیم اور تحقیق کے میدان میں ٹیکنالوجی نے اردو کے فروغ میں نئی راہیں ہموار کی ہیں۔ آن لائن تدریسی مواد، اردو لغات، تحقیقی ڈیٹا بیس اور ٹرانسلیشن سافٹ ویئرز نے اردو طلبہ اور محققین کے لیے سہولتیں پیدا کی ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ معیار اور تحقیق کی گہرائی متاثر ہونے کا بھی اندیشہ ہے۔ زیادہ تر مواد بغیر حوالہ جات اور غیر معیاری انداز میں آن لائن شائع کیا جاتا ہے، جس سے تحقیق کے معیار پر سوال اٹھتے ہیں۔

اردو زبان اور ٹیکنالوجی کا تعلق دراصل امکانات اور خدشات کی دو انتہاؤں کے درمیان جھولتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ ایک طرف ٹیکنالوجی اردو کو عالمی سطح پر روشناس کرا رہی ہے، دوسری طرف یہ اس کی اصل ساخت اور شناخت کے لیے چیلنج بھی بن رہی ہے۔ یہی دو پہلو اس تحقیق کے بنیادی محرک ہیں۔

تعارف کے طور پر کہا جا سکتا ہے کہ ٹیکنالوجی کا اردو زبان پر اثر ایک "دودھاری تلوار" کی مانند ہے۔ جہاں یہ زبان کے فروغ، وسعت اور بقا کے امکانات بڑھاتی ہے، وہیں یہ زبان کے روایتی حسن، اسلوبی نزاکت اور خالصتاً ادبی وقار کو بھی متاثر کرتی ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ اردو زبان کو ٹیکنالوجی کے تناظر میں متوازن حکمتِ عملی کے ساتھ آگے بڑھایا جائے تاکہ اس کے امکانات سے بھرپور فائدہ اٹھایا جا سکے اور خدشات کو کم سے کم کیا جا سکے۔

ٹیکنالوجی اور زبان کا باہمی تعلق

زبان انسانی معاشرت کا بنیادی ستون ہے۔ یہ نہ صرف خیالات اور احساسات کے اظہار کا ذریعہ ہے بلکہ انسانی تہذیب کی بقا اور تسلسل کا ضامن بھی ہے۔ دوسری طرف ٹیکنالوجی انسانی زندگی میں وہ سہولت ہے جس نے معاشرتی، تعلیمی اور ثقافتی ڈھانچوں کو یکسر بدل ڈالا ہے۔ جب ہم زبان اور ٹیکنالوجی کے تعلق پر غور کرتے ہیں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ دونوں ایک دوسرے پر گہرے اثرات مرتب کرتے ہیں۔ زبان ٹیکنالوجی کے ذریعے اپنی وسعت اور ابلاغی دائرہ بڑھاتی ہے جبکہ ٹیکنالوجی زبان کے استعمال اور اظہار کے نئے طریقے وضع کرتی ہے۔

زبان کی تخلیقی قوت ہمیشہ اپنے عہد کی ضروریات کے مطابق ڈھلتی رہی ہے۔ جب طباعت کی ایجاد ہوئی تو زبان کو نئے انداز میں محفوظ کرنے اور پھیلانے کے مواقع فراہم ہوئے۔ اخبارات اور رسائل نے اردو کو نئی وسعت بخشی۔ اسی طرح ریڈیو اور ٹیلی وژن نے اردو کو آواز اور تصویر کے ذریعے عوام تک پہنچایا۔ انیسویں اور بیسویں صدی کے یہ ذرائع ابلاغ اردو زبان کی ترقی میں اہم ثابت ہوئے۔ لیکن اکیسویں صدی میں انٹرنیٹ اور ڈیجیٹل ذرائع نے زبان کے ساتھ جس تیز رفتاری سے تعلق استوار کیا، اس نے زبان کی صورت ہی بدل دی۔ اب زبان صرف ایک خطے یا علاقے تک محدود نہیں رہی بلکہ یہ عالمی سطح پر ہر فرد کی دسترس میں ہے۔

ٹیکنالوجی کا زبان کے ساتھ سب سے بڑا تعلق ابلاغ کے میدان میں ہے۔ پرانے زمانے میں پیغام رسانی خط یا زبانی گفتگو تک محدود تھی۔ لیکن آج واٹس ایپ، فیس بک، ٹویٹر، انسٹاگرام اور یوٹیوب جیسے ذرائع نے اس تعلق کو بے حد آسان اور تیز بنا دیا ہے۔ اردو زبان بھی ان ذرائع سے فائدہ اٹھا رہی ہے۔ دنیا کے کسی بھی حصے میں موجود اردو بولنے والے افراد ایک ہی وقت میں رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔ یہ سہولت اردو زبان کو ایک نئے دور میں لے آئی ہے جہاں عالمی سطح پر اس کی افادیت اور اثر پذیری بڑھ گئی ہے۔

زبان اور ٹیکنالوجی کے باہمی تعلق کا ایک اور نمایاں پہلو یہ ہے کہ زبان ٹیکنالوجی کے ذریعے نہ صرف اپنی شکل بدلتی ہے بلکہ اس کی ساخت اور اسلوب میں بھی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔ اردو میں رومن رسم الخط کا استعمال، مخففات کا رواج، اور نئے ڈیجیٹل الفاظ کی شمولیت اسی تعلق کے نمایاں مظاہر ہیں۔ یہ تبدیلیاں زبان کو ایک نئے ڈائنامک اظہار کی طرف لے جا رہی ہیں لیکن ساتھ ہی اس کے اصل رسم الخط اور روایت کے لیے خدشات بھی پیدا کر رہی ہیں(1)۔

ٹیکنالوجی نے زبان کو صرف اظہار اور ابلاغ تک محدود نہیں رکھا بلکہ اسے تعلیمی، تحقیقی اور سائنسی دائرے میں بھی وسعت بخشی ہے۔ اردو زبان میں ڈیجیٹل لغات، آن لائن انسائیکلوپیڈیا، ای-لائبریریاں، اور تحقیق کے ڈیٹا بیس اسی عمل کی مثالیں ہیں۔ یہ ذرائع محققین اور طلبہ کو اردو مواد تک فوری رسائی فراہم کرتے ہیں۔ مزید یہ کہ زبان کے ترجمے اور پروسیسنگ کے سافٹ ویئرز نے اردو کو ایک ڈیجیٹل زبان کی حیثیت دینے میں مدد دی ہے۔ اس تناظر میں دیکھا جائے تو ٹیکنالوجی اور زبان کا رشتہ ایک ایسا پل ہے جو علم و ادب کی نئی راہیں ہموار کرتا ہے۔

زبان کے فروغ میں ٹیکنالوجی کا کردار محض سہولت تک محدود نہیں رہا بلکہ اس نے زبان کے تئیں نئی ذمہ داریاں بھی عائد کر دی ہیں۔ اردو زبان کے فروغ کے لیے اب صرف تعلیمی ادارے کافی نہیں بلکہ ڈیجیٹل پلیٹ فارمز بھی ضروری ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مختلف ویب سائٹس، موبائل ایپس اور آن لائن کورسز کے ذریعے اردو کو نئی نسل تک پہنچانے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ یہی پلیٹ فارمز کبھی کبھی زبان کے معیار کو متاثر کرتے ہیں۔ غیر معیاری مواد، غلط ہجوں اور غیر سلیقہ اظہار کی کثرت نے زبان کے اصل حسن کو نقصان پہنچایا ہے۔ اس سے یہ خدشہ پیدا ہوتا ہے کہ ٹیکنالوجی اردو زبان کو فروغ دینے کے ساتھ ساتھ اس کے بگاڑ کا سبب بھی بن سکتی ہے(2)۔

ٹیکنالوجی اور زبان کے باہمی تعلق کو مثبت اور منفی دونوں زاویوں سے دیکھنا ضروری ہے۔ مثبت پہلو یہ ہے کہ اردو زبان آج کے دور میں زیادہ تیزی سے دنیا بھر میں پھیل رہی ہے، اس کے قاری اور صارفین کی تعداد بڑھ رہی ہے، اور اسے عالمی سطح پر نئے مواقع میسر آ رہے ہیں۔ منفی پہلو یہ ہے کہ زبان کا اصل رسم الخط، اسلوب اور ادبی شان خطرے میں ہیں۔ اس طرح یہ تعلق امکانات اور خدشات کی دو انتہاؤں پر مبنی ہے، جنہیں سمجھنا اور متوازن بنانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

اردو زبان کے مستقبل کا انحصار اسی بات پر ہے کہ ٹیکنالوجی کے اس تعلق کو کس طرح سنبھالا جاتا ہے۔ اگر اس تعلق کو منظم، معیاری اور بامقصد انداز میں آگے بڑھایا جائے تو اردو زبان نہ صرف محفوظ ہو گی بلکہ اس کے امکانات کئی گنا بڑھ جائیں گے۔ لیکن اگر اسے بے مہار چھوڑ دیا گیا تو یہ زبان کے بگاڑ، شناخت کے بحران اور اسلوبیاتی کمزوری کا باعث بھی بن سکتا ہے۔

اردو زبان میں ڈیجیٹل ارتقاء

اردو زبان کا سفر ہمیشہ تغیر اور ارتقاء سے عبارت رہا ہے۔ ابتدا میں یہ زبان صرف زبانی روایت کے ذریعے پھیلتی رہی، پھر طباعت کے ذریعے مستحکم ہوئی اور رفتہ رفتہ اخبارات، رسائل، ریڈیو اور ٹیلی ویژن جیسے ذرائع نے اس کی وسعت بڑھائی۔ تاہم اکیسویں صدی میں اردو زبان نے جو ارتقاء دیکھا، وہ ماضی کے تمام مراحل سے زیادہ تیز رفتار اور ہمہ گیر تھا، اور اس ارتقاء کی بنیاد ڈیجیٹل انقلاب پر رکھی گئی۔ آج اردو زبان ایک نئی دنیا میں داخل ہو چکی ہے جہاں کمپیوٹر، انٹرنیٹ، موبائل ایپلیکیشنز اور سوشل میڈیا نے اس کی شکل و صورت بدل دی ہے۔

ڈیجیٹل ارتقاء کا سب سے نمایاں پہلو یہ ہے کہ اردو اب صرف کتابوں اور کاغذوں تک محدود نہیں رہی بلکہ کمپیوٹر اسکرین، موبائل فون اور آن لائن پلیٹ فارمز پر اپنی موجودگی درج کرا رہی ہے۔ گوگل، فیس بک، واٹس ایپ، ٹویٹر اور یوٹیوب جیسے عالمی ذرائع پر اردو زبان کا استعمال اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ زبان نہ صرف اپنے صارفین کے ساتھ جڑی ہوئی ہے بلکہ دنیا بھر کے لوگوں تک رسائی حاصل کر رہی ہے۔ اس نے اردو کو علاقائی زبان سے نکال کر ایک ڈیجیٹل عالمی زبان بنانے کی بنیاد فراہم کی ہے۔

ڈیجیٹل ارتقاء میں سب سے زیادہ اہم کردار یونیکوڈ کے اجرا نے ادا کیا۔ اس سے قبل اردو کو کمپیوٹر پر لکھنے کے لیے مختلف فونٹس اور کوڈنگ سسٹم استعمال کیے جاتے تھے جن میں یکسانیت کا فقدان تھا۔ لیکن یونیکوڈ کے آنے کے بعد اردو رسم الخط کو عالمی سطح پر ایک مشترکہ کمپیوٹنگ معیار مل گیا۔ اس سے اردو میں ای میل، ویب سائٹس، ای بکس اور سوشل میڈیا کے ذریعے ابلاغ ممکن ہوا۔ اس تبدیلی نے اردو کو عالمی ڈیجیٹل کمیونٹی میں شامل کر دیا اور اب دنیا کا کوئی بھی شخص اردو متن کو اصل رسم الخط میں پڑھ سکتا ہے(3)۔

اردو زبان میں ڈیجیٹل ارتقاء کا دوسرا اہم پہلو آن لائن لائبریریوں اور ڈیجیٹل آرکائیوز کا قیام ہے۔ مختلف جامعات اور اداروں نے اردو کی کلاسیکی اور جدید کتب کو ڈیجیٹلائز کر کے آن لائن دستیاب کر دیا ہے۔ ریختہ، اردو پوائنٹ اور دیگر ویب سائٹس نے ہزاروں کتب، مضامین اور شعری مجموعے قاری تک پہنچائے ہیں۔ اس عمل نے اردو ادب تک رسائی کو نہایت آسان بنا دیا ہے۔ پہلے جو سرمایہ صرف کتب خانوں یا محدود طباعت تک محدود تھا، اب وہ ہر شخص کی انگلیوں کی پور تک دستیاب ہے۔

سوشیل میڈیا نے بھی اردو کے ڈیجیٹل ارتقاء میں غیر معمولی کردار ادا کیا ہے۔ آج لاکھوں افراد اپنی روزمرہ گفتگو، خیالات اور جذبات کے اظہار کے لیے اردو استعمال کرتے ہیں۔ فیس بک اور ٹویٹر پر اردو کے ہیش ٹیگز ایک سماجی رجحان کی صورت اختیار کر چکے ہیں۔ انسٹاگرام اور یوٹیوب پر اردو مواد، خواہ وہ شعری ویڈیوز ہوں، تعلیمی لیکچرز یا تفریحی کلپس، تیزی سے مقبول ہو رہا ہے۔ اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اردو زبان نے ڈیجیٹل ذرائع کو اپنی شناخت کے ساتھ اپنا لیا ہے۔

ڈیجیٹل ارتقاء کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ اردو زبان نے ایپلیکیشنز اور سافٹ ویئرز کے ذریعے اپنی تدریس اور ترویج کے نئے امکانات پیدا کیے ہیں۔ اردو لغت، ترجمہ کرنے والے ٹولز، اور تعلیمی ایپس نے نہ صرف اردو سیکھنے کو آسان بنایا ہے بلکہ دنیا بھر میں غیر ملکی افراد کو بھی اس زبان سے روشناس کرایا ہے۔ آج کوئی بھی شخص اپنے موبائل فون پر اردو سیکھ سکتا ہے، اس کے معنی تلاش کر سکتا ہے اور اسے عالمی زبانوں میں ترجمہ کر سکتا ہے۔ یہ سہولت اردو کے مستقبل کے لیے نہایت اہمیت کی حامل ہے۔

ڈیجیٹل ارتقاء نے جہاں سہولتیں پیدا کی ہیں، وہیں نئے خدشات بھی جنم دیے ہیں۔ سب سے بڑا خدشہ یہ ہے کہ زیادہ تر صارفین اردو کو رومن رسم الخط میں استعمال کر رہے ہیں۔ سوشیل میڈیا پر یہ رجحان اتنا بڑھ گیا ہے کہ نوجوان نسل اردو رسم الخط سے دور ہوتی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ مخففات اور انگریزی الفاظ کی آمیزش نے اردو کے خالص ڈھانچے کو نقصان پہنچایا ہے۔ اگر اس رجحان کو قابو نہ کیا گیا تو اردو زبان اپنی اصل پہچان سے محروم ہو سکتی ہے (4)۔

اردو زبان کے ڈیجیٹل ارتقاء کو مثبت اور منفی دونوں زاویوں سے دیکھنا ضروری ہے۔ مثبت پہلو یہ ہے کہ اردو نے دنیا بھر میں ایک نئی شناخت حاصل کی ہے، اس کے قاری اور صارفین کی تعداد بڑھی ہے، اور یہ زبان جدید تقاضوں سے ہم آہنگ ہوئی ہے۔ منفی پہلو یہ ہے کہ اس ارتقاء نے زبان کے معیار، رسم الخط اور اسلوب کو متاثر کرنے کا خطرہ بھی پیدا کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ماہرین اس بات پر زور دیتے ہیں کہ ڈیجیٹل دنیا میں اردو کے فروغ کے ساتھ ساتھ اس کے معیار کو قائم رکھنا بھی ضروری ہے۔

اختتامیہ کے طور پر کہا جا سکتا ہے کہ اردو زبان کا ڈیجیٹل ارتقاء ایک ناگزیر حقیقت ہے۔ اس نے زبان کو نئی وسعتیں دی ہیں، لیکن اس کے ساتھ ساتھ نئے چیلنجز بھی پیدا کیے ہیں۔ اگر ان چیلنجز کو حکمت عملی اور منظم کوششوں کے ساتھ حل کیا جائے تو اردو زبان نہ صرف اپنی بقا قائم رکھ سکے گی بلکہ ایک عالمی ڈیجیٹل زبان کی حیثیت بھی اختیار کر لے گی۔

اردو زبان پر ٹیکنالوجی کے اثرات کے حوالے سے امکانات کا جائزہ لیتے ہوئے یہ بات سامنے آتی ہے کہ ٹیکنالوجی نے اس زبان کو نہ صرف نئی جہتیں عطا کی ہیں بلکہ اس کی بقا، ترویج اور عالمی سطح پر پذیرائی کے بھی بے شمار راستے ہموار کیے ہیں۔ جدید دور میں زبان اور ٹیکنالوجی ایک دوسرے سے جدا نہیں رہ سکتے کیونکہ ٹیکنالوجی نے ابلاغ، تعلیم، تخلیق اور تحقیق کے تمام میدانوں کو اپنی گرفت میں لے لیا ہے۔ اردو بھی اس اثر سے محروم نہیں رہی بلکہ اس نے ٹیکنالوجی کے ساتھ نئے امکانات کے دروازے کھول دیے ہیں۔ ان امکانات کا مطالعہ ذیل میں کیا جا رہا ہے۔

سب سے پہلے بات کی جائے تو اردو زبان کی ڈیجیٹل موجودگی کے امکانات نہایت روشن ہیں۔ انٹرنیٹ نے اردو رسم الخط کو ہر ممکن جگہ پہنچا دیا ہے۔ ویب سائٹس، بلاگز، سوشل میڈیا پلیٹ فارمز اور ای لائبریریز پر اردو کا وسیع ذخیرہ میسر ہے۔ پہلے اردو لکھنے کے لیے مخصوص سافٹ ویئر یا فونٹ درکار تھے مگر اب موبائل ایپلی کیشنز اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز نے اردو ٹائپنگ کو آسان بنا دیا ہے۔ اردو کی بورڈز، گوگل ٹرانسلیٹ، اور مختلف مشین لرننگ پر مبنی ایپلی کیشنز نے اردو کو عالمی سطح پر قابلِ فہم اور قابلِ استعمال زبان بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے (5)۔

تعلیمی امکانات کے حوالے سے بھی ٹیکنالوجی نے اردو زبان کے لیے نئی راہیں کھول دی ہیں۔ آن لائن کلاسز، ورچوئل لرننگ پلیٹ فارمز، اور ای۔بکس نے اردو کے طلبہ اور اساتذہ کے لیے سہولت پیدا کی ہے کہ وہ کسی بھی جگہ سے علم حاصل اور فراہم کر سکیں۔ یوٹیوب اور دیگر پلیٹ فارمز پر اردو میں تعلیمی ویڈیوز کی بہتات ہے جس نے نئی نسل کو اردو زبان کے قریب کر دیا ہے۔ آن لائن کورسز اور اردو سیکھنے والی ایپس نے غیر ملکی طلبہ کو بھی اردو سے مانوس کیا ہے۔ اس طرح ٹیکنالوجی نے اردو کی تدریس میں سہولت، رفتار اور وسعت پیدا کی ہے (6)۔

ابلاغی امکانات بھی اردو زبان پر ٹیکنالوجی کے مثبت اثرات میں نمایاں ہیں۔ سوشل میڈیا نے عام افراد کو اظہارِ خیال کے مواقع فراہم کیے ہیں۔ اب اردو لکھنے اور پڑھنے والوں کو عالمی سطح پر اپنی تخلیقات، خیالات اور تجزیے پیش کرنے کا موقع ملتا ہے۔ فیس بک، ٹوئٹر، انسٹاگرام اور واٹس ایپ نے اردو کو روزمرہ زندگی کا حصہ بنا دیا ہے۔ اردو شاعری، افسانے، مضامین اور تحقیق سوشل میڈیا کے ذریعے چند لمحوں میں ہزاروں قارئین تک پہنچ جاتے ہیں۔ یہ صورت حال نہ صرف اردو کے ابلاغ کو وسیع کرتی ہے بلکہ نئی نسل میں زبان سے دلچسپی بھی بڑھاتی ہے۔ ٹیکنالوجی نے اردو کے تحقیقی امکانات کو بھی نئی جہت بخشی ہے۔ ڈیجیٹل لائبریریز میں ہزاروں کتابیں اور مخطوطات محفوظ کیے جا رہے ہیں۔ اس

عمل نے محققین کے لیے سہولت پیدا کی ہے کہ وہ مواد تک آسانی سے رسائی حاصل کر سکیں۔اسی طرح ڈیجیٹلائزیشن نے اردو ادب اور زبان کی تاریخ کو محفوظ کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔پہلے جو مواد صرف کتب خانوں تک محدود تھا،اب وہ آن لائن دستیاب ہے اور دنیا کے کسی بھی حصے میں باآسانی حاصل کیا جا سکتا ہے۔

ٹیکنالوجی نے اردو صحافت کے امکانات کو بھی مزید وسعت دی ہے۔آن لائن اخبارات،ای-میگزین اور نیوز پورٹلز نے اردو صحافت کو نئی زندگی بخشی ہے۔اب قارئین نہ صرف پرنٹ میڈیا بلکہ ڈیجیٹل میڈیا کے ذریعے بھی اردو خبریں اور تجزیے حاصل کر سکتے ہیں۔اس تبدیلی نے اردو صحافت کو عالمی سطح پر نمایاں کر دیا ہے۔تخلیقی اظہار کے امکانات میں بھی ٹیکنالوجی نے اردو زبان کو فائدہ پہنچایا ہے۔سوشل میڈیا اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز نے نوجوان لکھاریوں کو موقع فراہم کیا ہے کہ وہ اپنی تخلیقات دوسروں تک پہنچا سکیں۔پہلے چھپنے اور قارئین تک رسائی پانے کے لیے روایتی اشاعتی اداروں پر انحصار کرنا پڑتا تھا،لیکن اب ٹیکنالوجی نے ہر فرد کو اپنا پبلشر بنا دیا ہے۔یہ صورت حال اردو ادب کی تخلیقی دنیا کو وسعت دے رہی ہے۔

ان سب امکانات کے باوجود ٹیکنالوجی کے ذریعے اردو زبان کے لیے سب سے بڑا موقع یہ ہے کہ یہ زبان عالمی سطح پر اپنی شناخت قائم کر رہی ہے۔پہلے اردو صرف برصغیر تک محدود تھی لیکن اب یہ دنیا بھر میں پڑھی، سمجھی اور لکھی جا رہی ہے۔سوشل میڈیا گروپس،آن لائن کمیونٹیز اور عالمی سطح پر اردو ویب سائٹس نے اسے ایک بین الاقوامی زبان کے طور پر متعارف کروایا ہے۔مجموعی طور پر دیکھا جائے تو ٹیکنالوجی نے اردو زبان کے امکانات کو غیر معمولی طور پر بڑھا دیا ہے۔یہ زبان اب صرف کتابوں یا کلاس رومز تک محدود نہیں رہی بلکہ ڈیجیٹل دنیا میں بھی اپنی جگہ بنا چکی ہے۔

اردو زبان پر ٹیکنالوجی کے اثرات کے تناظر میں جہاں امکانات روشن اور امید افزا ہیں،وہیں کچھ خدشات بھی نمایاں ہیں جنہیں نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ٹیکنالوجی نے زبان کو تیزی سے ترقی کی راہوں پر تو گامزن کیا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ کئی مسائل اور خطرات نے بھی جنم لیا ہے۔یہ خدشات اردو زبان کی ساخت،اسلوب،معیار اور بقا سے جڑے ہوئے ہیں۔ذیل میں ان خدشات کا تفصیل سے جائزہ پیش کیا جا رہا ہے۔

سب سے پہلا خدشہ لسانی بگاڑ کا ہے۔سوشل میڈیا اور ڈیجیٹل ذرائع ابلاغ پر اردو زبان کا استعمال عموماً غیر معیاری اور غیر رسمی انداز میں کیا جاتا ہے۔تحریری طور پر اردو میں غلط ہجے، غیر مناسب الفاظ اور غیر ضروری طور پر انگریزی کے الفاظ کی شمولیت عام ہو گئی ہے۔یہ رجحان آہستہ آہستہ زبان کے معیار کو متاثر کر رہا ہے۔نئی نسل اردو میں لکھتے وقت روایتی املا اور قواعد کو نظرانداز کرتی ہے جس سے لسانی بگاڑ بڑھ رہا ہے(7)۔

دوسرا بڑا خدشہ انگریزی زبان کا بڑھتا ہوا غلبہ ہے۔ٹیکنالوجی کی دنیا میں انگریزی ایک غالب زبان کے طور پر سامنے آئی ہے۔زیادہ تر سافٹ ویئر،ایپلی کیشنز اور ویب سائٹس انگریزی میں تیار کی جاتی ہیں۔اس صورت حال نے اردو صارفین کو مجبور کیا ہے کہ وہ اردو کے بجائے انگریزی کو ترجیح دیں۔حتیٰ کہ سوشل میڈیا پر بھی زیادہ تر نوجوان انگریزی الفاظ یا انگریزی رسم الخط میں اردو تحریر کرنا زیادہ آسان سمجھتے ہیں۔اس سے اردو کی اصل روح اور شناخت متاثر ہو رہی ہے(8)۔

تیسرا خدشہ اردو زبان کے اسالیب پر منفی اثرات کا ہے۔چیٹ لینگویج اور سوشل میڈیا کی تیز رفتار دنیا میں اردو کے رسمی اور ادبی اسالیب کم ہوتے جا رہے ہیں۔غیر رسمی اور مختصر اندازِ تحریر کو زیادہ پسند کیا جا رہا ہے۔جیسے کہ "آپ" کے بجائے "ap"، "کیوں" کے بجائے "kyu" اور "شکریہ" کے بجائے "thx" لکھنا عام ہو گیا ہے۔اس طرزِ تحریر نے نہ صرف زبان کے حسن کو متاثر کیا ہے بلکہ قارئین اور لکھنے والوں کو آسانیوں کی عادت ڈال دی ہے۔یہ عادت اردو ادب کی تخلیقی اور جمالیاتی قدروں کے لیے نقصان دہ ہے۔ایک اور خدشہ اردو الفاظ کے ذخیرے پر پڑنے والے اثرات کا ہے۔ٹیکنالوجی نے نئی اصطلاحات اور الفاظ متعارف کروائے ہیں لیکن ان میں سے زیادہ تر انگریزی سے مستعار لیے گئے ہیں۔اردو میں ان کے متبادل کم ہی تیار ہو پاتے ہیں،جس کی وجہ سے اردو کا اپنا ذخیرہ الفاظ محدود ہوتا جا رہا ہے۔اس طرح اردو زبان اپنی اصطلاح سازی کی صلاحیت کھو دینے کے قریب پہنچ رہی ہے۔

مزید برآں، ٹیکنالوجی نے اردو زبان کی بین الاقوامی شناخت تو ضرور بنائی ہے مگر اس کے ساتھ یہ خدشہ بھی ہے کہ یہ شناخت اردو کی اصل ادبی اور علمی روایت سے کمزور ہو سکتی ہے۔سوشل میڈیا پر اردو کا استعمال زیادہ تر جذباتی، غیر معیاری اور غیر تحقیقی مواد کے لیے ہو رہا ہے۔اس سے یہ تاثر پیدا ہوتا ہے کہ اردو محض ایک غیر رسمی اظہار کی زبان ہے، حالانکہ اس کی علمی،ادبی اور تحقیقی حیثیت صدیوں پر محیط ہے۔اردو زبان کے فروغ میں ٹیکنالوجی کے کردار کے ساتھ ایک خدشہ یہ بھی ہے کہ اگر اردو کو ٹیکنالوجی میں مزید مربوط نہ کیا گیا تو یہ زبان پیچھے رہ جائے گی۔آج بھی کئی بڑے سافٹ ویئر اور ایپلی کیشنز اردو کی سہولت فراہم نہیں کرتے۔اس کمی کی وجہ سے اردو صارفین کو انگریزی پر انحصار کرنا پڑتا ہے، جس سے اردو کی ترقی رک سکتی ہے۔آخر میں ایک اہم خدشہ اردو زبان کے تدریسی اور تعلیمی معیار سے متعلق ہے۔آن لائن پلیٹ فارمز پر اردو کے تدریسی وسائل موجود

ہیں لیکن ان کا معیار یکساں نہیں۔ غیر معیاری تدریسی مواد نئی نسل کو اردو کی درست اور معیاری شکل سے دور لے جا سکتا ہے۔ اگر اس مسئلے پر توجہ نہ دی گئی تو آنے والی نسلیں اردو زبان کے اصل اسلوب اور ذخیرۂ الفاظ سے محروم ہو سکتی ہیں۔

مجموعی طور پر کہا جا سکتا ہے کہ ٹیکنالوجی نے اردو زبان کے لیے جہاں بے شمار مواقع پیدا کیے ہیں وہیں کئی خدشات بھی نمایاں ہیں۔ اگر ان خدشات پر سنجیدگی سے غور نہ کیا گیا تو اردو زبان کا معیار، شناخت اور اسلوب متاثر ہو سکتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ٹیکنالوجی کے استعمال میں توازن پیدا کیا جائے تاکہ اردو اپنی اصل روایت اور علمی حیثیت کے ساتھ ترقی کی راہوں پر گامزن رہ سکے۔

اردو زبان پر ٹیکنالوجی کے اثرات کا جائزہ لینے کے بعد یہ بات واضح طور پر سامنے آتی ہے کہ ٹیکنالوجی نے اردو زبان کو ایک نئی زندگی عطا کی ہے۔ ایک طرف اس نے زبان کے فروغ اور وسعت کے بے شمار مواقع فراہم کیے ہیں تو دوسری طرف کچھ ایسے خدشات بھی جنم دیے ہیں جو زبان کی بقا اور معیار کے لیے خطرہ بن سکتے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہم ٹیکنالوجی کے مثبت پہلوؤں سے بھرپور استفادہ کریں اور منفی اثرات کو کم کرنے کے لیے حکمتِ عملی اختیار کریں۔ نتائج کے اعتبار سے دیکھا جائے تو سب سے اہم پہلو یہ ہے کہ ٹیکنالوجی نے اردو زبان کو محدود جغرافیائی حدود سے نکال کر عالمی سطح پر متعارف کرایا ہے۔ اب اردو صرف برصغیر تک محدود نہیں بلکہ دنیا کے مختلف خطوں میں لوگ اسے پڑھتے، لکھتے اور سمجھتے ہیں۔ سوشل میڈیا، آن لائن اخبارات اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز نے اردو کو ایک بین الاقوامی زبان کے طور پر پیش کیا ہے۔ یہ صورت حال اردو زبان کی بقا اور اس کے عالمی فروغ کے لیے نہایت خوش آئند ہے۔

دوسرا نتیجہ یہ ہے کہ ٹیکنالوجی نے اردو زبان کے تدریسی امکانات کو وسعت دی ہے۔ آن لائن کلاسز، ڈیجیٹل کتابیں، تعلیمی ویڈیوز اور سیکھنے والی ایپس نے طلبہ اور اساتذہ کے لیے سہولت پیدا کی ہے کہ وہ دنیا کے کسی بھی حصے میں بیٹھ کر اردو سیکھ اور سکھا سکیں۔ اس سے اردو زبان کا تعلیمی دائرہ کار وسیع ہوا ہے اور نئی نسل کو زبان سے قریب لانے میں مدد ملی ہے۔ ٹیکنالوجی کے اثرات میں ایک اور اہم پہلو اردو زبان کی تحقیقی اور علمی دنیا پر اس کا مثبت اثر ہے۔ ڈیجیٹل لائبریریز اور آن لائن تحقیقی ذرائع نے محققین کے لیے اردو کے وسیع ذخیرے تک رسائی کو آسان بنایا ہے۔ پہلے جو علمی سرمایہ مخصوص کتب خانوں تک محدود تھا، اب وہ ہر خاص و عام کے لیے دستیاب ہے۔ یہ صورت حال اردو زبان کی تحقیق اور علمی سرگرمیوں کے لیے ایک انقلابی قدم ہے۔

لیکن ان مثبت نتائج کے ساتھ ساتھ چند خدشات بھی نمایاں ہیں۔ سب سے بڑا خدشہ اردو زبان کے معیار اور اسلوب کے بگاڑ کا ہے۔ سوشل میڈیا اور چیٹ کلچر نے اردو کو غیر معیاری اور غیر رسمی انداز میں ڈھال دیا ہے۔ اس کے نتیجے میں نئی نسل زبان کے اصل اسلوب، قواعد اور ذخیرۂ الفاظ سے دور ہوتی جا رہی ہے۔ یہ خدشہ نہ صرف زبان کی ساخت کو متاثر کر رہا ہے بلکہ اس کے ادبی اور تخلیقی حسن کو بھی کمزور کر رہا ہے۔

ایک اور خدشہ انگریزی زبان کے غلبے کا ہے۔ ٹیکنالوجی کی دنیا میں انگریزی کو جو فوقیت حاصل ہے، اس نے اردو کو دباؤ میں رکھا ہے۔ زیادہ تر سافٹ ویئر اور ایپلی کیشنز اردو کے لیے تیار نہیں کیے جاتے جس کی وجہ سے اردو صارفین انگریزی پر انحصار کرنے لگتے ہیں۔ یہ رجحان اردو کی خود مختاری اور اس کی لسانی شناخت کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔ اس تجزیے سے ایک اور نتیجہ سامنے آتا ہے کہ اگر اردو زبان کو ٹیکنالوجی میں بروقت اور مؤثر انداز میں مربوط نہ کیا گیا تو یہ زبان پیچھے رہ جائے گی۔ ڈیجیٹل دنیا میں کامیاب زبان وہی ہے جو ٹیکنالوجی سے ہم آہنگ ہو سکے۔ اگر اردو کے لیے مزید سافٹ ویئر، ایپلی کیشنز، اور ڈیجیٹل وسائل تیار نہ کیے گئے تو مستقبل میں یہ زبان صرف غیر رسمی اظہار تک محدود ہو کر رہ جائے گی۔

اختتامیہ کے طور پر کہا جا سکتا ہے کہ ٹیکنالوجی اردو زبان کے لیے ایک موقع بھی ہے اور ایک چیلنج بھی۔ موقع اس لیے کہ اس نے اردو کو عالمی سطح پر پہچان دی ہے، اس کے فروغ کے ذرائع کو بڑھایا ہے اور تعلیمی و تحقیقی میدانوں میں نئی راہیں کھولی ہیں۔ اور چیلنج اس لیے کہ اس نے زبان کے معیار کو متاثر کیا ہے، انگریزی کے غلبے کو بڑھایا ہے اور اردو کے اصل اسلوب کو خطرے میں ڈال دیا ہے۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ اردو زبان کو ٹیکنالوجی کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کے لیے مؤثر حکمتِ عملی اختیار کی جائے۔ حکومت، تعلیمی ادارے اور لسانی ماہرین کو مل کر ایسے اقدامات کرنے چاہئیں جن سے اردو کا معیار محفوظ رہے اور یہ زبان جدید دنیا کی ضروریات کو بھی پورا کر سکے۔ اگر ان پہلوؤں پر بروقت توجہ دی گئی تو اردو نہ صرف اپنے ماضی کی شان کو برقرار رکھے گی بلکہ مستقبل میں بھی ایک توانا اور معتبر زبان کے طور پر سامنے آئے گی۔

حوالہ جات


1. اکرم، وحید، لسانیات اور جدید ٹیکنالوجی، نیشنل بک فاؤنڈیشن، اسلام آباد، 2010، ص145۔
2. سعید، زاہد، اردو زبان اور ڈیجیٹل عہد، سنگ میل پبلیکیشنز، لاہور، 2018، ص97۔
3. قریشی، حمید، کمپیوٹر اور اردو زبان، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، 2007، ص210۔
4. حسن، آصف، اردو زبان کا ڈیجیٹل سفر، ادارہ معارفِ لسانیات، لاہور، 2019، ص134۔
5۔ احمد، سلیم، زبان اور ٹیکنالوجی، مکتبہ جدید، لاہور، 2018، ص45
6 ۔قریشی، رضوان، اردو کا ڈیجیٹل ارتقاء، قومی کتب خانہ، اسلام آباد، 2020، ص112
7۔ سعید، فرحان، لسانی تغیر اور جدید ٹیکنالوجی، الفیصل پبلی کیشنز، لاہور، 2019، ص73
8۔ خان، بشیر احمد، اردو اور انگریزی کا تقابلی مطالعہ، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، 2021، ص98